السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے گھر میں ٹی وی ہے اور میرا خاوند اس میں عریاں فلمیں دیکھتا ہے اور مجھے بھی ایسی ننگی فلمیں دیکھنے پر مجبور کرتا ہے، میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ اس قسم کی فلمیں دیکھنا ترک کر دے یا پھر مجھے چھوڑ دے اور اس نے بھی مجھے دھمکی دی ہے اگر میں اس کے ساتھ اس کاربد میں شریک نہیں ہوتی تو طلاق کی دھمکی دی ہے، ایسے حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے ایمان داروں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو جہنم کی آگ سے بچائیں جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔[1]

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق خاوند کے لیے بیوی اور اس کی اولاد کو رعایا بنایا ہے اور قیامت کے روز اس سے اپنی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''آدمی اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔''[2]

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جسے بھی کسی رعایا کا ذمہ دار بنایا اور وہ انہیں نصیحت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو تک حاصل نہیں کرے گا۔''[3]

خاوند کا اپنے گھر میں گندی اور عریاں فلمیں دیکھنا بہت بڑا گناہ ہے اور اپنے گھر والوں کو دیکھنے پر مجبور کرنا اس گناہ سے بڑھ کر سنگین جرم ہے، بیوی کو چاہیے کہ وہ ایسے معاملات میں قطعی طور پر خاوند کی بات نہ مانے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالیٰ کی معصیت میں کسی کی بھی اطاعت نہیں، اطاعت تو صرف بھلے کاموں میں ہوتی ہے۔''[4]

خاوند کا بیوی کو طلاق کی دھمکی دینا کوئی شرعی عذر نہیں ہے کہ وہ اس کی بات ماننے پر مجبور ہو بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند کو اچھے انداز میں نصیحت کرے اگر وہ اس کے کہنے پر برائی کو ترک کر دیتا ہے تو بیوی کو اس کا اجر و ثواب ہوگا اور اگر وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہتا ہے تو بیوی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے اور اپنی اولاد کے خدشہ سے اس کے ساتھ چمٹی رہے، اس سلسلہ میں اسے ہر اس اقدام سے گریز نہیں کرنا چاہیے جو اس کی نجات کا باعث ہو، اللہ تعالیٰ اسے ضرور نعم البدل عطا فرمائے گا، ایسے حالات میں خاوند کے کہنے پر گناہ کا ارتکاب کرنا جائز نہیں بلکہ وہ اللہ سے دعا کرتی رہے کہ وہ اس کے لیے نجات کا کوئی ذریعہ پیدا کرے، اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو، اور ہمیں دین حنیف کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

---

[1] التحریم: ٦٦/٦-

[2] صحیح بخاری، الجمعہ: ٨٩٣-

[3] صحیح بخاری، الاحکام: ٧١٥٠-

[4] صحیح بخاری، اخبار الاحاد: ٧٢٥٧-

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:329

محدث فتویٰ